روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 23 نومبر 2010ء 16 ذی الحجہ 1431 ہجری 23 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 236

حفاظت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

کفار مکہ نے ایک دفعہ مسجد حرام میں رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے آپ کی گردن میں چادر ڈال کر گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ روتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو چھڑایا تو دشمنوں نے انہیں پکڑ لیا اور ان کے سر اور داڑھی کے بال کھینچے اور پراگندہ حال میں ان کو چھوڑا۔

(سیرت ابن ھشام جلد 1 صفحہ 290 ذکر ما لقی رسول اللّٰہ من قومه)

دکھوں اور تکلیفوں کے مقابلے میں صبر واستقامت دکھانے اور مضبوطی ایمان کے اعلیٰ نمونوں کی ایک جھلک

صبر کے ساتھ قربانیاں دینے اور اپنے ایمانوں کو سلامت رکھنے والے دائمی جنتوں کا اجر پانے والے ہیں

جو بیٹیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے درمیان روک بن جائیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 نومبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ العنکبوت آیات 59 اور 60 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مومنین کی وہ قوم پیدا کی جو ایمان میں بڑھے ہوئے تھے۔ پس جب صحابہؓ اپنے ایمان کی معراج کو چھونے لگے تو ان کا ہر حرکت وسکون اور عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو گیا۔ مذکورہ آیات میں آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی سے اپنے اندر ایک عظیم انقلاب لانے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ دائمی جنتوں کا اجر پانے والے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے انتہائی صبر سے قربانیاں دیں اور اپنے ایمانوں کو سلامت رکھا۔ پس یہ ایمان میں مضبوطی اور اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ان صحابہؓ میں آنحضرت ﷺ کی تربیت اور قوت قدسی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

حضور انور نے صبر اختیار کرنے کے حوالے سے چند احادیث پیش فرمائیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مومنین میں اس خلق کے پیدا کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے کیا اسلوب اور طریقے سکھائے اور پھر صحابہؓ نے جو ایمان میں ہر دن ترقی کرتے چلے گئے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کس طرح صبر واستقامت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ آنحضرت ﷺ نے روزمرہ کے معاملات سے لے کر دشمنوں کے مقابلہ تک میں صبر دکھانے کے قرینے سکھائے اور ہمیں نصائح فرمائیں کہ کس وقت تم نے کیا کرنا ہے۔

حضور انور نے عائلی زندگی میں میاں بیوی کو صبر کے نمونے دکھانے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی تعلیم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو صرف بیٹیوں کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے اس پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے درمیان روک ہوں گی۔ فرمایا کہ اس معاشرے میں بیٹیوں کی وجہ سے بہت سارے مسائل نظر آتے ہیں۔ ان کو برداشت کرنا اور کسی بھی طرح بیٹیوں پر یہ اظہار نہ ہونے دینا یا ماؤں کو بیٹیوں کی وجہ سے نشانہ نہ بنانا یہ ایک مومن کی نشانی ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہے اور ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرتا ہے۔ فرمایا اس میں یہ نصیحت ہے کہ انسان کو صبر کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ذرا ذرا سی باتوں پر بے صبری کی وجہ سے آپس کے جھگڑوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ مومن غصے کے وقت اپنے پر قابو رکھتا ہے اور یہی عمل صالح ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا اپنا عظیم اسوہ اس صبر کے اظہار میں نہایت عمدہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا سوائے اس کے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے کسی کو مارا ہو۔ آپ کو جب کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابل احترام مقام کی ہتک اور بے حرمتی کی جاتی تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے تھے۔ پس یہ وہ عظیم اسوہ ہے جو صبر کے مضمون کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔ حضور انور نے بعض احادیث پیش فرمائیں جن میں آنحضرت ﷺ نے مومنین کو صبر اختیار کرنے اور اس کے اجر کے بارے میں نصائح فرمائیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بھی کسی بھی قسم کے ابتلاء اور مصیبت سے گزرنے والوں کے بارے میں یہی فرماتا ہے کہ ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ حضور انور نے صحابہ رسول ﷺ کے کچھ واقعات بیان فرمائے جنہوں نے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں شدید تکالیف اور مصائب برداشت کرتے ہوئے صبر کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے اپنے زمانے میں خود سبقت کر کے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دکھ اٹھایا اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں اور ایسا ہی آپؐ کے اصحاب بھی اسی اعلیٰ اصول کے پابند رہے۔ مکے میں دشمنوں کی خون ریزیوں پر صبر کیا گیا تھا اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔ بیشک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر اور بے نظیر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر واستقامت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا میں بعض ممالک کے احمدیوں کو جنہیں تکالیف اور دکھ پہنچائے جارہے ہیں اور ان کا جینا دوبھر کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور استقامت عطا فرمائے۔ ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والا ہو اور ہم اس کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین

مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 نومبر 2010ء کو خطبہ جمعہ کے ذریعے تحریک جدید کے مالی سال 77(2010-110) کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ سال نو کے لئے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے وعدے جلد از جلد اپنے پیارے امام کی خدمت میں پیش کر کے مسابقت الی الخیرات کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ وعدہ جات کے حصول کے سلسلے میں سیدنا حضرت مصلح موعود کے مندرجہ ذیل ارشاد کو عہدیداران جماعت مدنظر رکھیں۔ فرمایا

”ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا“

(مطبوعہ روزنامہ المصلح 28 جنوری 1954ء)

امراء اضلاع و صدران جماعت سے درخواست ہے کہ جلد از جلد تمام افراد جماعت سے انفرادی رابطہ کر کے تاحد استطاعت وعدہ جات حاصل کر کے مرکز بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

23 نومبر 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	ایم ٹی اے ورائٹی
4-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 2010ء
5-00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-45 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-20 am	لقاء مع العرب
7-40 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-10 am	فرنچ ملاقات پروگرام
9-15 am	زندہ لوگ
9-50 am	درس حدیث
10-10 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
11-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	زندہ لوگ
12-35 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-10 pm	سوال و جواب
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سندھی سروس
5-10 pm	تلاوت
5-25 pm	زندہ لوگ
6-25 pm	بنگلہ پروگرام
7-25 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2005ء
8-00 pm	یسرنا القرآن
8-25 pm	تاریخی حقائق
9-00 pm	خبرنامہ
9-30 pm	راہ ھدیٰ
11-05 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

24 نومبر 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2005ء
3-40 am	ایم ٹی اے ورائٹی
4-10 am	ریئل ٹاک
5-00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
5-45 am	یسرنا القرآن
6-05 am	درس ملفوظات
6-20 am	لقاء مع العرب
7-25 am	عربی سیکھئے
7-40 am	ایم ٹی اے ورائٹی
8-10 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	زندہ لوگ
9-10 am	سوال و جواب
10-30 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2005ء
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
11-35 am	آرٹ کلاس
12-05 pm	زندہ لوگ
12-25 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1-20 pm	گلشن وقف نو
2-15 pm	سوال و جواب
3-30 pm	انڈونیشین سروس
4-30 pm	سواحیلی سروس
5-20 pm	تلاوت
5-30 pm	زندہ لوگ
5-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2005ء
6-55 pm	بنگلہ پروگرام
7-55 pm	راہ ھدیٰ
9-30 pm	خبرنامہ
9-45 pm	فیتھ میٹرز
11-00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-15 pm	عربی سروس

25 نومبر 2010ء

12-05 am	ریئل ٹاک
1-05 am	ایم ٹی اے ورائٹی
2-05 am	گلشن وقف نو
2-55 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
3-50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2005ء
5-00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-45 am	درس حدیث
6-05 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-05 am	زندہ لوگ
8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2005ء
9-30 am	آرٹ کلاس
10-00 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am	تلاوت
11-15 am	ایم ٹی اے سپورٹس
12-05 pm	زندہ لوگ
12-55 pm	فیتھ میٹرز
2-00 pm	رفقائے احمد
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	پشتو سروس
4-40 pm	تلاوت
5-00 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	Shotter shondhane
8-25 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	یسرنا القرآن
9-45 pm	فیتھ میٹرز
11-00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-30 pm	فیتھ میٹرز

خدا کی رضا مقصود ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’وصیت کی تحریک کرتے وقت یہ بات اس شخص کے سامنے رکھی جائے کہ تمہیں اپنی زندگی کو بالکل بدلنا پڑے گا۔ تمہیں ایک نیا انسان بننا پڑے گا اور تمہیں بننا چاہئے کیونکہ جماعت میں تو شامل ہی اسی غرض کے لئے ہوئے ہو پس تم وصیت کرو لیکن پہلے اپنے نفس کے سارے گندوں کو باہر نکالو اور دنیا کی ملونی اپنے دل سے باہر پھینکو اور اپنے روحانی جسم پر شیطانی داغوں کو دھو ڈالو اور پھر تم جہاں اور قربانیاں دو وہاں مال کی قربانی بھی دو۔ ایسا شخص تو پھر خود بخود وصیت کرتا ہے جو ہر طرح سے تیار ہو جاتا ہے۔ جس نے اپنے لئے دنیا کی کوئی خواہش ہی نہ رکھی ہو جس نے دنیا سے محبت بھی نہ کی جس کے دل میں ہر لحظہ یہ خیال ہے کہ کس طرح میں کوئی بھی قربانی کیوں نہ ہو میں وہ دے کر خداتعالیٰ کی رضا کو حاصل کروں اس کے لئے پیسے دینا تو معمولی چیز ہے۔ زیادہ قربانی یہ ہے کہ وہ دین کے سب احکام پر عمل کر رہا ہو۔ اور سینکڑوں احکام قرآن کریم نے دئے ہیں۔ اس کے اندر یہ احساس ہو کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کرنی جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے خلاف ہو۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1969ء صفحہ 191)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کے گھر بنانے کے شکرانہ کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 241)

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد بیواؤں اور غرباء کی ضرورت پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سات صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیوت الحمد سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’کئی احمدی جب اللہ کے فضل سے اپنے گھر بناتے ہیں تو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ بعض نے اپنا بڑا قیمتی گھر بنایا تو بیوت الحمد کے لئے ایک مکمل گھر کا خرچہ بھی ادا کیا تو اگر تمام دنیا کے احمدیوں کے خریدنے یا بنانے پر کچھ نہ کچھ اس مد میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کئی ضرورت مند غریب بھائیوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر 13 اکتوبر 2007ء۔ خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات صفحہ 561)

تقریب آمین

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ نجم صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول لالیاں ضلع چنیوٹ اہلیہ مکرم فاتح الدین احمد بسراء صاحب باب الابواب ربوہ کے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم دانیال احمد واقف نو نے پونے پانچ سال کی عمر میں مورخہ 12 ستمبر 2010ء کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ 13 ستمبر کو تقریب آمین ہوئی جس میں محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے ان کے گھر باب الابواب ربوہ میں بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم چوہدری نجم الدین صاحب شہید درہ شیر خان آزاد کشمیر کا نواسہ اور مکرم احسان الرحمان بسراء صاحب واقف زندگی مرحوم کا پوتا ہے۔ بچے کی والدہ نے بچے کو قرآن کریم پڑھا کر دور مکمل کروانے کی سعادت حاصل کی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا دل قرآن کے نور سے منور کر دے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے، ہو سکتی ہے اور ہونی چاہئے۔

لیکن جماعت احمدیہ کو کسی حکومت، کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے

جب بھی کسی حکومت کو ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے مشوروں اور قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جماعت احمدیہ نے حصہ لیا اور حصہ لیتی ہے

ہمیں علوّ اور فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہم تو عاجزی اور پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہیں

جماعت احمدیہ ہر آفت کے موقع پر بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش ہوتی ہے

ہمارے ان اخلاق کو کوئی ظالم اور کسی بھی قسم کا ظلم ہم سے چھین نہیں سکتا۔ ہماری دعائیں ایک دن رنگ لائیں گی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8/ اکتوبر 2010ء بمطابق 8/ اخاء 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ القصص آیت 84 اور سورۃ النمل آیت 54 و تلاوت کیں اور فرمایا یہ دو آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، ایک سورۃ قصص کی 84ویں آیت ہے اور دوسری سورۃ نمل کی 15ویں آیت۔ پہلی آیت سورۃ قصص کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد، اور انجام تو متقیوں کا ہی ہے۔

(دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے) اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے ان کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے، پس دیکھ فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

نیکی اور بدی، عاجزی اور بڑائی، امن و محبت اور فتنہ و فساد، اطاعت اور بغاوت اور اس طرح کی بہت سی باتیں نیکی میں بھی اور برائیوں میں بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں ایک حصہ رحمان خدا کا پتہ دے کر اس سے تعلق جوڑنے والوں کی نشانی ہے تو دوسری شیطان کی گود میں گرنے والوں کا پتہ دیتی ہے۔ گویا یہ دو مخالف سمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن نیکیوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے شیطان ان سے روکتا ہے۔ اور جن برائیوں سے خدا تعالیٰ روکتا ہے شیطان ان کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ نافرمانی شیطان کی سرشت میں ہے جس کو ایک جگہ خدا تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ (۔) (مریم: 45) کہ شیطان یقیناً خدائے رحمان کا نافرمان ہے۔ اور شیطان کے پیچھے چلنے والے یقیناً خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آتے ہیں۔

یہ دو آیات جن کا ترجمہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ آپ نے تلاوت بھی سنی۔ ان میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جو بڑائی اور فساد سے بچتے ہیں۔ یہ رحمان کے بندے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو ظلم اور فساد کرنے والے ہیں اور متکبر لوگ ہیں۔ یہ شیطان کے بندے ہیں۔ اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق اپنے بدانجام کو پہنچنے والے ہیں۔ .... وطن کی محبت ہر پاکستانی احمدی کی وطن کی محبت اس سے یہ ضرور تقاضا کرتی ہے اور یہ ہر پاکستانی احمدی کا فرض بھی ہے کہ ہم ملک کے لئے دعا کریں، کوشش کریں۔ چاہے جتنا بھی اہلِ وطن یا کم از کم اپنے آپ کو سب سے زیادہ ملک کا وفادار سمجھنے والے نام نہاد لوگ جتنا بھی ہم پر وطن دشمنی کا الزام لگالیں، ہم پر ہر قسم کا ظلم بھی روا رکھیں، ہم نے وطن کی محبت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے ملک کے لئے دعا کرتے رہنا ہے۔ اس ملک کو اب اس خوفناک صورتحال سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو وہ احمدیوں کی دعائیں ہی ہیں۔ بیرونی دنیا کا محاذ بھی پاکستان کے خلاف سخت سے سخت تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اندرونی طور پر بھی فتنہ و فساد، دہشت گردی اور قومی املاک اور وسائل کو آگیں لگا کر تباہ کر کے ملک کو کمزور تر کیا جا رہا ہے۔ یہ کون سی حب الوطنی ہے جس کو ہم ان شدت پسند تنظیموں کے رویے سے دیکھ رہے ہیں، ان کے عمل سے دیکھ رہے ہیں۔

بے شک اس وقت ہم یعنی احمدی پاکستان کے مظلوم ترین شہری ہیں جن کے ہر قسم کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سیاست اور حکومت سے تو ہمارا کوئی لینا دینا نہیں، کوئی واسطہ نہیں۔ یہ تو ان دنیاداروں کی کم عقلی ہے اور وہم ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیونکہ ایک منظّم تنظیم ہے اس لئے شاید حکومت پر ایک وقت میں قبضہ کرنا چاہے گی۔ ہمیں نہ تو پاکستان کے حکومتی معاملات سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی دنیا کی کسی بھی ملک کی حکومت سے۔ ہاں کسی ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہم ملک سے وفا اور محبت کا تعلق بھی رکھتے ہیں۔ اور ہر ملک کے احمدی کو اپنے ملک کو دنیا کے ملکوں میں نمایاں طور پر دیکھنے کی خواہش بھی ہے۔ اور اس کے لئے وہ کوشش بھی کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اور ایک احمدی اپنی ذاتی حیثیت سے کسی بھی ملک کی سیاست میں یا کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ جُڑ کر سیاست میں حصہ بھی لیتا ہے۔ دنیا کے کئی ملک ہیں جہاں احمدی اگر حکومتی پارٹی میں شامل ہو کر ملک کی بہتری کے لئے کردار ادا کر رہے ہیں تو غیر حکومتی یا حزبِ مخالف پارٹی جو ہے اس میں بھی شامل ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

پس ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے، ہو سکتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت یا خلافتِ احمدیہ کو کسی حکومت، کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے۔ کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے جو راہ دکھلائی ہے وہ مادی ملکوں کے حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ روحانی بادشاہت کے حصول کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا تاج ہے جس کا حصول ہمارا مقصود ہے۔ ہاں جب بھی کسی بھی حکومتِ وقت کو ملک کی تعمیر و ترقی اور بقاء کے لئے مشوروں کی اور قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جماعت احمدیہ نے حصہ لیا اور حصہ لیتی ہے۔ پس ہم احمدی تو وہ ہیں جو پاکستان میں انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت بھی تمام قسم کے ظلم سہنے کے باوجود اپنے ہم وطنوں اور اپنے ملک کو پریشانی اور مشکل کی حالت میں دیکھتے ہیں تو بے چین ہو جاتے ہیں۔ ہماری

بے چینی حکومتوں کے لئے نہیں، ہماری بے چینی ملک کی بقا کے لئے ہے۔ ہماری بے چینی ملک کے عوام کے لئے ہے۔اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں بلکہ جہاں تک وسائل اجازت دیتے ہیں دنیا میں پھر کر بھی ملک کو کسی بھی قسم کی مشکل سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور یہ عمل ہماری اس تعلیم کی وجہ سے ہیں جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے۔ یہ عمل ہمارے اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کی وجہ سے ہیں جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔اور جس کی خدا تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ یہی وہ میرا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے اُسوہ پر چلنا خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے فرض قرار دے دیا ہے۔اور جو اُسوہ اس محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین نے پیش کیا وہ یہ ہے کہ اپنے دکھوں کو بھول کر انسانیت کی خدمت کرو۔ کسی اجر کے لئے نہیں بلکہ احسان کے جذبات کے تحت، پیار کے جذبات کے تحت،اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبیٰ کے جذبات کے تحت کہ تمہارے ہم وطن بھی تمہارے قرابت دار ہیں۔دکھ تو اگر غیروں کو بھی پہنچے تو جو نیک فطرت لوگ ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے، بے چین ہو جاتے ہیں۔تو یہ تو ہمارے اپنے ہیں اور جو ہمارے اپنوں کو دکھ اور مصیبت اور تکلیف پہنچے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں بے چین نہ کرے۔ پس ہمیں علوّ اور فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ہم تو عاجزی اور پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہیں۔ہم تو اس نبی کے ماننے والے ہیں جو دنیا کو خدا سے دور دیکھ کر بے چین ہو جاتا تھا کہ یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے سزاوار نہ ٹھہر جائیں۔جو اپنی راتیں اس غم میں ہلکان کرتا تھا کہ لوگ خدا کو بھول کر تباہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔جس کے اس درد کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا کہ (۔)(الشعراء:4) شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔پس ہمیں اپنے آقا و مولیٰ کی اُمّت سے منسوب ہونے والوں سے ہمدردی ہے۔اس بات کا درد ہے............

جہاں تک آفات میں جماعت احمدیہ کا اہلِ وطن کی خدمت کا سوال ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا ہم ہر طرح مدد کرتے ہیں،ان حالیہ سیلابوں کی تباہ کاریوں میں بھی جماعت احمدیہ نے مختلف ممالک میں پاکستانی سفارتکاروں کے ذریعہ سے انفرادی بھی اور جماعتی طور پر بھی رقمیں اکٹھی کر کے بھیجی ہیں۔ ملک کے اندر بھی، پاکستان میں بھی مخیّر حضرات نے،احبابِ جماعت نے رقم کے ذریعہ بھی، سامان کے ذریعے بھی مدد کی ہے۔اور ہمارے volunteers نے بھی لوگوں کو نکالنے میں، محفوظ مقامات پر پہنچانے میں، خوراک مہیا کرنے میں کام کیا ہے۔ بلکہ ایک موقع پر ہماری ٹیموں کا ایدھی صاحب جو وہاں کا بہت بڑا ٹرسٹ چلاتے ہیں،ان سے سامنا ہوگیا۔ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ قادیانی مدد کے لئے سب سے پہلے پہنچتے ہیں۔

اگر ہماری ٹیموں نے احمدیوں کو سیلاب میں گھرے ہوئے علاقوں سے نکالا ہے تو غیر از جماعت کی بھی بلا تفریق مذہب، عقیدہ، فرقہ خدمت کی ہے۔ پھر Humanity First کے ذریعے سے بھی خدمت کی ہے اور ہو رہی ہے۔اور اب Humanity First نے ان سیلاب زدہ علاقوں کے لئے ایک ملین ڈالر مزید امداد کے لئے ارادہ کیا ہے۔ وہاں بحالی کے جو کام ہیں اس میں مدد دے گی۔اور بلا تخصیص مذہب ہم یہ خدمت کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔اور پھر ہم یہ بھی نہیں بتاتے کہ ہم احمدی ہیں۔خاموشی سے خدمت کر رہے ہیں اس لئے کہ کہیں کوئی فتنہ پرداز فتنہ نہ کھڑا کر دے اور اس فتنہ کی وجہ سے غریبوں کو مدد لینے سے محروم کر دے۔

لیکن ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکے داروں کا رویہ کیا ہے؟ جو اپنے آپ کو (۔) کا نمائندہ سمجھتے ہیں ان کا رویہ کیا ہے؟ ایک جگہ جب پتہ چلا کہ وہاں دریا کے علاقہ کے کچھ خاندان جو ڈیرہ غازی خان کے ریموٹ علاقہ میں رہتے تھے۔وہ وہاں سے جو دریا کے قریب ہوگا اٹھ کے آئے۔ بہرحال جب سیلاب آیا تو احمدی بھی متاثر ہوئے تو جو خاندان وہاں سے اٹھ کے آئے ان لوگوں کو جب یہ پتہ لگا تو ان احمدی خاندانوں کو انہوں نے خوراک وغیرہ تو کیا دینی تھی، وہ تو ہم نے خود ہی انتظام کر دیا تھا، جو سکول میں shelter ملا ہوا تھا وہاں سے بھی ان لوگوں کو نکال دیا گیا کہ یہ قادیانی ہیں یہاں نہیں رہ سکتے۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے سنبھالا ہے اور جماعت ان کو بے سہارا نہیں چھوڑتی بلکہ خدا تعالیٰ احمدی کو بے سہارا نہیں چھوڑتا۔............

یہ طوفان اور سیلاب لاہور میں ہماری (۔) کے واقعہ کے بعد آئے جہاں ظلم و بربریت کی ہولی کھیلی گئی۔اس تناظر میں اگر دیکھیں تو جماعت احمدیہ کا بلند کردار مزید نکھر کر سامنے آتا ہے کہ باوجود یہ سب ظلم سہنے کے جماعت اپنے ہم وطنوں کو پریشان دیکھ کر فوراً مدد کے لئے آگے آئی۔ جماعت کے افراد کی قربانی کی قدر اور بھی بڑھتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ (۔) میں ہمارے شہید ہونے والوں کے گھروں میں اس وقت جب ابھی ان کے گھروں سے جنازے بھی نہیں اٹھے تھے محلے والوں کی طرف سے بعض جگہ مٹھائی پہنچی کہ لو اپنے شہیدوں کی خوشی میں مٹھائی کھاؤ۔اس سے بڑا مذہبی اور اخلاقی دیوالیہ پن کا اور کیا اظہار ہوسکتا ہے یا ہوگا جو قوم کے بعض لوگوں کا مولوی نے کر دیا ہے۔ بالکل دیوالیہ کر دیا ہے۔اور پھر محلے کے بچے بعض جگہ احمدی بچوں کو کہتے ہیں کہ انہیں گٹروں میں پھینکنا ہے کیونکہ یہی ان کا مقام ہے، یہی ان کی جگہ ہے۔جس کی وجہ سے بعض گھرانوں کو اپنے گھر بھی تبدیل کرنے پڑے۔لیکن احمدی کا بلند کردار پہلے سے بھی بڑھ کر ان حالات میں اپنی شان اور چمک دکھاتا ہے۔ جب خوراک اور مختلف اشیاء بلکہ دوائیوں اور تعمیراتی کاموں کے لئے جماعت خدمات پیش کرتی ہے تو بغیر یہ دیکھے کہ کون کس وقت کس قسم کی دشمنی کرتا رہا ہے، بلا تخصیص ہر ایک کی مدد کے لئے گئی ہے اور مدد پہنچائی ہے۔

پس یہ ہے وہ حقیقی (۔) کی تصویر جو آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ یہ اسوہ رسول پر چلنے کا اظہار ہے۔پس جماعت احمدیہ تو ''گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو'' کے حکم پر عمل کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کرتی چلی جائے گی۔ یہ مخالفانہ حالات صرف پاکستان میں نہیں ہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی خطے میں جب احمدیوں پر ظلم ہوتا ہے تو جماعت وہاں بھی جب وقت پڑے تو اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہے۔

گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں پھر ایک جگہ جماعت کی (۔) کو اور احمدیوں کے پانچ چھ گھروں اور کاروں وغیرہ کو، ایک دو کاریں تھیں یا موٹر سائیکل تھے، ان کو آگ لگائی گئی۔لیکن جماعت نے وہاں بھی جب طوفان کی صورت میں ان کو ضرورت پڑی، ان کی مدد کی۔انڈونیشیا میں کم از کم بہت سارے غیر از جماعت پڑھے لکھے لوگوں میں یہ شرافت ہے اور جرأت بھی ہے کہ (۔) اور گھروں کو جلانے والوں کی کافی سیاستدانوں نے اور بڑے لیڈروں نے مذمت کی ہے بلکہ عبدالواحد جو سابق صدر مملکت تھے، ان کی بیگم افسوس کے لئے جماعت کے گھروں میں بھی گئی۔ ان لوگوں کے پاس گئی جن کا نقصان ہوا تھا۔کاش کہ ہمارے پاکستانی لیڈروں کی آنکھیں بھی کھلیں اور سیاسی قدروں اور اخلاق کو وہ جاننے والے بنیں۔ بہرحال احمدی تو ہر حال میں دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے کوشش کرتا ہے اور اس نے کوشش کرنی ہے۔ زمانہ کے امام کا پیغام پہنچا کر بھی اور دعاؤں میں خاص توجہ دے کر بھی ہم نے اپنی کوشش کو جاری رکھنا ہے۔اور ہمارے ان اخلاق کو کوئی ظالم اور کسی بھی قسم کا ظلم ہم سے چھین نہیں سکتا۔ ہماری دعائیں انشاءاللہ تعالیٰ ایک دن رنگ لائیں گی جب ظالم اور ظلم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر شخص کو اور ہر ملک کو ظالم اور ظلم سے پاک کر دے۔

ہمارا یہ کام نہیں کہ دنیا میں فتنہ و فساد پیدا کر کے اپنے حقوق کے لئے جنگ لڑیں۔ ہمارے پر ظلم دین کی وجہ سے ہو رہے ہیں اس کے علاوہ تو اور کوئی وجہ نہیں۔اور دین کی خاطر لڑائیوں

سے ہمیں اب زمانے کے امام نے روک دیا ہے۔ دعا ایک ہتھیار ہے اور بہت بڑا ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہونی ہے اور ہوگی۔ ہمارا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ جس کے لئے نیکیاں تو بجالائی جاتی ہیں لیکن فتنہ وفساد اور عُلوّ سے کام نہیں لیا جاتا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (القصص:84) یعنی یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو نہ تو زمین میں اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد کرتے ہیں۔ پس جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے آخرت پر یقین رکھنے والوں میں شامل کیا ہے تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کسی بھی قسم کے علوّ اور فساد سے ہم کام لیں، قانون کو اپنے ہاتھوں میں لیں۔ انسانیت کی خدمت سے انکار کردیں۔ دوسروں کو ذلیل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ تقویٰ کے خلاف ہے اور تقویٰ ہی ایک مومن کا مقصود ہے اور ہونا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ (۔) (القصص:84) یعنی آخری انجام متقیوں کا ہی ہے۔ فساد کرنے والوں کا نہیں۔ ہر مذہب کے ماننے والے مخالفین کے حملوں اور زیادتیوں اور ظلموں کی وجہ سے یہی سمجھتے رہے۔ بعض دفعہ ایسے حالات آئے کہ سمجھنے لگے کہ ہم اب ختم ہوئے کہ اب ختم ہوئے۔ اور بعض دفعہ جب امتحان اور ابتلا لمبا ہوجائے تو بعض سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں بھی دنیاداری کے داؤ پیچ استعمال کرنے چاہئیں لیکن الٰہی جماعتیں ایسا نہیں کرتیں۔ بعض لوگ مجھے خط بھی لکھ دیتے ہیں کہ اب اتنا صبر اچھا نہیں ہے ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مَیں نے جیسے کہہ دیا کہ جنگ اور فساد ہمارا مقصد ہی نہیں ہے۔ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا۔ جب مان لیا تو وہ جو کہتا ہے اس پر حرف بحرف چلنا ہے۔

اور پھر یہ کہ نیک فطرتوں کو اس قسم کے فتنہ وفساد کے داؤ پیچ آ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اگر ہم کوشش بھی کرلیں تو ہم نہیں کرسکتے کیونکہ یہ ہماری فطرت کے خلاف ہے۔ ہمارے ربوہ کے اردگرد جو علاقہ ہے جس میں وہاں کے مقامی باشندے آباد ہیں۔ ربوہ چونکہ partition کے بعد آباد ہوا تو وہاں آنے والوں کو ربوہ کے شہریوں کو اردگرد کے مقامی لوگ مہاجر کہتے ہیں۔ لغو کام، بیہودہ کام، چوریاں چکاریاں، ڈاکے وغیرہ اس میں یہ لوگ بڑے مشہور ہیں۔ شروع میں ان لوگوں سے ربوہ کو بھی بڑا محفوظ کرنا پڑا تھا۔ مَیں بتا رہا تھا کہ ایک دفعہ باتوں میں ان کا ایک آدمی پنجابی میں کہنے لگا کہ یہ جو ہمارے لغو قسم کے کام ہیں، جو برائیاں ہیں، پنجابی میں کہتا ہے کہ ان کاموں میں ''جتھے تہاڈے سیانے دی عقل ختم ہوندی اے ساڈے کملے دی شروع ہوندی اے'' یعنی یہ برائیوں والے کام ایسے ہیں کہ تم لوگ جو مہاجر ہو جہاں تمہارے عقلمند کی عقل ختم ہوگی وہاں سے ہمارے بیوقوف کی عقل شروع ہوتی ہے۔ اتنے ماہر ہیں ہم۔ ہمارا تو ان سے مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم تو اس مقابلہ میں اس فتنہ وفساد میں ان کے بیوقوفوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ان میں سے بھی جو لوگ احمدی ہو رہے ہیں اب لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی وجہ سے ان میں بھی ایک پاک تبدیلی ہو رہی ہے اور وہی کملے جو ان کاموں میں شیر تھے وہ احمدی ہونے کے بعد کافی بہتر ہو رہے ہیں۔

دوسرے ہمارا خدا تعالیٰ پر یقین ہے جس کا وعدہ ہے کہ (۔) کہ انجام متقیوں کا ہی ہے۔ اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے وہاں داؤ پیچ، فتنہ وفساد کے نمبر نہیں ملیں گے۔ ہاں اگر پوچھا جائے گا تو تقویٰ کے بارہ میں پوچھا جائے گا کیونکہ یہ تقویٰ ہی ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) اسے تمہارا تقویٰ ہی پہنچے گا اور تقویٰ میں بڑھنے سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخشش کے سامان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں بڑھائے۔

دوسرے اَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کا واضح مطلب یہ بھی ہے کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی اور فتوحات داؤ پیچ، فتنہ وفساد، بڑائی اور علوّ سے حاصل نہیں ہونے۔ بلکہ عاجزی اور انکساری دکھانے والے اور ہر حال میں اللہ کی رضا چاہنے والے جو لوگ ہیں یہی انشاء اللہ تعالیٰ فتح کے نظارے دیکھیں گے۔ پس یہ ظلم، یہ فساد، یہ سرکشیاں عارضی ہیں اور تیزی سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے فرعون پیدا ہوئے، بڑے بڑے ظالم اور جابر پیدا ہوئے، بڑے بڑے طاقتور پیدا ہوئے لیکن سب ختم کردیئے گئے۔ وہ گروہ جو الٰہی جماعتوں کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے، وہ کھڑا ہی اس لئے ہوتا ہے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں ایک وقت میں ہماری بالادستی ختم کردیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کیونکہ یہ لوگ دنیادار ہوتے ہیں اس لئے ان کی سوچ اس بات سے آگے جاتی ہی نہیں اور نہ جاسکتی ہے کہ اگر احمدی پھیلتے چلے گئے تو ہماری حکومت پر قبضہ ہوجائے گا۔ حالانکہ الٰہی جماعتوں کا مقصد بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے۔ اور یہی مقصد لے کر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔

یہ فرعون صفت لوگ جنہوں نے اپنی حکومت کو اور اپنی طاقت کو ہی خدا بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا ہوتا ہے ان کو خطرہ ہوتا ہے کہ اگر یہ بندے خدا والے بن گئے تو ہماری جو مزعومہ خدائی ہے وہ تو ختم ہوجائے گی۔ اور جو نشانات اللہ تعالیٰ نبی اور اس کی جماعت کی تائید میں دکھاتا ہے، جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر یہ یقین بھی ان لوگوں کے دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ ان لوگوں نے غالب آ ہی جانا ہے۔ اس لئے دشمنی اور ظلم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں تاکہ کسی نہ کسی طرح انہیں ختم کردیں۔ کبھی جادوگر کہہ کر روکیں ڈالی جاتی ہیں، کبھی کچھ کہہ کر روکیں ڈالی جاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے زمانے میں یا اس کی جماعت کی ترقی کے زمانہ میں جو مذہبی جبہ پوش ہیں یہ بھی تائیدات اور نشانات دیکھ کر گمان کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہمارے تو منبروں کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے اس لئے ظاہری طور پر بھی بھرپور مخالفت کی کوشش کرتے ہیں اور ظلم اور تعدی میں حد سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جھوٹ اور فریب میں اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے سچ اور جھوٹ کا فرق ختم ہوجاتا ہے۔ اور مذہب کے نام پر خون کرکے اپنے منبروں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس یہ مخالفت ان کے دلوں کے خوف کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کو نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اب غالب آنا ہی آنا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہے وہ حکومتیں ہوں یا منبروں کے نام نہاد مالک، جب اپنی کرسیاں اور منبر نیچے سے نکلتے نظر آئیں تو وہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت میں اور زیادہ تیزی پیدا کردیتے ہیں اور ہر قسم کے اخلاق اور قانون کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اگر ان کو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی کامیابی اور نشان پر یقین نہ ہو تو ان کو اتنی منظّم مخالفت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس یہ منظّم مخالفت جب بھی ہو تو یہ مخالفین کے اس یقین کا اظہار کر رہی ہوتی ہے کہ ہم تو اب گئے کہ تب گئے۔ ....

پس آج میں پھر کہتا ہوں کہ جو بظاہر آفات اور مصائب سے محفوظ ہیں یا اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ (۔) (فاطر: 44) کہ ان کے زمین میں تکبر کرنے اور برے مکر کرنے کی وجہ سے۔ اور بُری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود صاحبِ تدبیر کو۔ (یعنی کہ بری تدبیریں ان تدبیر کرنے والوں کو ہی گھیرتی ہیں)۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں پر جاری ہونے والی اللہ تعالیٰ کی سنت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں۔ پس تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔

پس کیا یہ تکبر، بڑائی، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے خلاف مکر، کامیاب ہوگا؟ نہیں ہوگا، ہرگز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ یہ پرانے انبیاء کے قصے ہمیں قرآنِ کریم میں صرف قصے کہانیوں کے لئے نہیں سنائے جا رہے بلکہ اس لئے کہ عبرت حاصل کرو اور اپنے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرو۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے سے ٹکرلے کر اس کے ماننے والوں پر ظلم اور سفّاکی کی داستانیں رقم کرنے والوں کا حصہ نہ بنو اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد

(۔) (فاطر:44) ۔پس تو ہرگز اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا، پر غور کرو۔ کاش کہ یہ لوگ سمجھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق بھی دے اور دنیا کے حق میں ہماری دعائیں قبول بھی فرمائے کہ یہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے اور تباہ ہونے سے بچ جائیں۔ اپنے لئے بھی دعا کرتے رہیں کہ ہم صبر اور حوصلے سے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں اور وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کے حقیقی مصداق بن کر فتح اور نصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔

آخر پر میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں:

”یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے ”کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا“۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کے لئے مستعد ہیں ان کے لئے ذلت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افترا ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں۔ وہ بیوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذّاب میں ہوسکتی ہے۔ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کیلئے طیار ہو جائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن رُوسیاہ ہوگا اور دوست نہایت بشاش ہوں گے۔ کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ سو یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی۔ اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غمخوار ہوئے اور ناشناسا ہو کر بھی آشناؤں کا سا ادب بجالائے۔ خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اس کو اجر کیا اور حضرتِ عزت میں اس کی عزت کیا“۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی عزت کیا) ”مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی۔ تب اس قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہوگئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کیلئے مجھے حکم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے۔ مجھے آہ کھینچ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ کھلے نشانوں کے طالب وہ تحسین کے لائق خطاب اور عزت کے لائق مرتبے میرے خداوند کی جناب میں نہیں پا سکتے جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پہچان لیا اور جو اللہ جلّشانہ کی چادر کے تحت میں ایک چھپا ہوا بندہ تھا اس کی خوشبو ان کو آ گئی۔ انسان کا اس میں کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ و جلال میں دیکھ کر پھر اس کو سلام کرے۔ باکمال وہ آدمی ہے جو گداؤں کے پیرایہ میں اس کو پاوے اور شناخت کر لیوے۔ مگر میرے اختیار میں نہیں کہ یہ زیرکی کسی کو دوں۔ ایک ہی ہے جو دیتا ہے۔ وہ جس کو عزیز رکھتا ہے ایمانی فراست اس کو عطا کرتا ہے۔ انہیں باتوں سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور یہی باتیں ان کے لئے جن کے دلوں میں کجی ہے زیادہ تر کجی کا موجب ہو جاتی ہیں“۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5 صفحہ 350-349 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتا چلا جائے اور دنیا کی آنکھیں کھولے۔

مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب

آشوب چشم کی وبا اور احتیاط

آشوب چشم کی وبا جو کچھ عرصہ سے پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ وائرس کا ایک گروپ جسے Adenovirus کہتے ہیں۔ یہ وائرس ایک نہایت تیزی سے پھیلنے والی متعدی (Contagious) مرض جسے (Kerato Conjunctivitis) کہتے ہیں پیدا کرتا ہے۔ اس کے متعدی ہونے کی صلاحیت اس لئے بھی زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ یہ خشک جگہ پر بھی زندہ رہ سکتا ہے اور ظاہری طور پر مرض پیدا ہونے سے قبل ہی آنکھ کی رطوبتوں میں خارج ہو کر دوسرے اشخاص کو متاثر کرسکتا ہے۔

عام طور پر اس کی انفیکشن سے آنکھ کی باہر کی جھلی جسے Conjunctiva کہتے ہیں متاثر ہوتی ہے لیکن زیادہ شدت کی صورت میں آنکھ کی پتلی کارنیا Cornea بھی متاثر ہوسکتا ہے اور اگر آنکھ میں پہلے کوئی زخم ہو یا کچھ عرصہ قبل آپریشن ہوا ہو اور زخم ابھی تازہ ہو تو اس صورت میں آنکھ کے اندر کے حصہ میں بھی داخل ہوسکتا ہے۔ ہلکی یعنی Mild انفیکشن کی صورت میں آنکھ میں خارش (Irritation) یا تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن زیادہ شدت کی صورت میں آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور پانی بہنے کے ساتھ آنکھ سے مختلف اقسام کی رطوبتوں کا اخراج ہوتا ہے جس کی وجہ سے آنکھوں کو سونے کے بعد صبح کو کھولنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ہر قسم کی روشنی سے تکلیف ہوتی ہے جسے Photophobia کہتے ہیں۔

اس کا دورانیہ عمومی طور پر تین چار روز سے لے کر ایک ہفتہ یا دس روز تک ہوتا ہے لیکن اگر اس دوران مختلف اقسام کے بیکٹیریا کی وجہ سے انفیکشن ہو جائے جسے اس صورت میں سیکنڈری انفیکشن Secondary Infection کہا جاتا ہے تو دورانیہ شدت اور پیچیدگیوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

چونکہ یہ آنکھ سے خارج ہونے والی رطوبتوں اور بعض صورتوں میں سانس یعنی Droplet Infection کے ذریعہ پھیلتا ہے اس لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کر کے اس کے پھیلاؤ کو روکنا چاہئے۔

☆ متاثرہ شخص کے استعمال کی اشیاء مثلاً رومال، تولیہ وغیرہ گھر کے دوسرے افراد استعمال نہ کریں۔ اگر ایک آنکھ متاثر ہو تو کوشش کریں کہ ہاتھ دوسری آنکھ کو نہ لگائیں۔

☆ آنکھ کی رطوبتوں وغیرہ کو صاف کرنے کے لئے عام کپڑا یا رومال کی بجائے Disposable Tissue استعمال کریں۔

☆ مریض کے ساتھ Close Contact سے جس حد تک ممکن ہو پرہیز کریں۔

☆ اگر بچوں میں ایسا مسئلہ ہو تو دوسرے بچوں سے گھر میں اسے علیحدہ رکھیں اور سکول بھی مت بھیجیں۔

☆ یہ معائنہ کرنے کے آلات سے بھی ایک مریض سے دوسرے کو منتقل ہوسکتی ہے اس لئے ہسپتال یا کلینک میں ان آلات کی صفائی کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ وہ ہیلتھ ورکرز جو مریضوں کے معائنہ یا علاج کے دوران ان کے ساتھ رابطہ میں آتے ہیں انہیں خاص طور پر احتیاط کرنی چاہئے۔ ماسک کا استعمال اور ہاتھوں کو اچھی طرح سے صاف کرنا چاہئے۔

☆ اس کے پھیلاؤ کے سلسلے میں ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ یہ صرف متاثرہ شخص کی آنکھوں میں دیکھنے سے ہی ہوسکتی ہے حالانکہ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

☆ کالے چشمہ کے استعمال سے ایک تو روشنی سے ہونے والی تکلیف یعنی Photophobia میں کمی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ مرض کی ماحول سے اور Droplet Infection کے رستے سے براہ راست پھیلاؤ میں کمی واقع ہوتی ہے۔

معائنہ، تشخیص اور علاج

معائنہ ضروری ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ عام وبائی مرض ہی ہے یا آنکھ کسی اور وجہ سے متاثر ہوئی ہے۔ مرض کی شدت، نوعیت اور آنکھ میں اس کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ بیکٹیریا سے ہونے والی سیکنڈری انفیکشن کے بارے میں معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق علاج ہو۔

اگر کوئی پیچیدگی نہ ہو تو یہ جسم کے مدافعتی نظام کے تحت تین چار روز سے لے کر آٹھ سے دس روز میں بہتر ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ادویات دینے کا مقصد اول تو یہ ہے کہ مرض کی شدت کے دوران اس سے ہونے والی سوزش کو کم کر کے مریض کی تکلیف میں جس حد تک ممکن ہو کمی کی جائے۔ دوسرے یہ کہ جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ بیکٹیریا سے ہونے والی سیکنڈری انفیکشن پر قابو پا کر اس کی Complications سے بچا جائے کیونکہ ان سے نظر جزوی طور پر یا مکمل طور پر ضائع ہونے کا خطرہ موجود ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب رخصتانہ

مکرم عبدالمنان خان صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ رانا منزہ کنول صاحبہ کی شادی مکرم خاوررحمٰن صاحب ابن مکرم راجہ عبدالرحمٰن صاحب باب الابواب ربوہ سے ہوئی ہے۔ اس کی تقریب رخصتی مورخہ 16/اکتوبر 2010ء کولان دارالعلوم غربی خلیل ربوہ میں ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس بندھن کو ہر لحاظ سے خیر اور برکت کا باعث بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رفاقت احمد باجوہ صاحب کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے مورخہ 18/اکتوبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صداقت احمد عطا فرما کر وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب سیکرٹری مال دارالیمن غربی سعادت ربوہ کا پوتا اور مکرم اشفاق احمد کاہلوں صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرسی والی لمبی زندگی عطا کرے نیز نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب نظارت مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری چچی محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بیوہ مکرم نور احمد صاحب چیمہ مرحوم ساکن چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا بعمر 91 سال اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ کو بوجہ عارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ لایا گیا۔ ایک ہفتہ کی مسلسل جدوجہد کے باوجود تقدیر غالب آ گئی۔ اور 3 نومبر 2010ء کو رات گیارہ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات ہو گئی۔ اسی رات میت کو چک 88 شمالی ضلع سرگودھا لے جایا گیا۔ جہاں مکرم محمد عاصم صاحب معلم وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اوائل جوانی میں ہی نظام وصیت میں شامل تھیں اس لئے میت کو ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد بہشتی مقبرہ میں مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے دعا کرائی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ، طبعاً نیک فطرت اور پرہیزگار، تہجد گزار اور مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والی تھیں۔ انتہائی مہمان نواز اور رشتہ داروں سے صلۂ رحمی کرنے والی تھیں۔ غریبوں اور گھریلو ملازموں سے شفقت سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ کے دو بیٹے مکرم منور احمد چیمہ صاحب اور مکرم رفیع احمد چیمہ صاحب جرمنی میں تھے جو والدہ کی بیماری کا سن کر بر وقت پہنچ گئے اور عیادت اور خدمت کا موقع حاصل کیا۔ مرحومہ اپنے بڑے بیٹے مکرم اختر حسین چیمہ کے پاس تھیں جن کے اہل وعیال نے آپ کا ہر طرح سے خیال رکھا اور بڑھاپے میں ان کی خدمت اور تیمارداری کا حق ادا کیا۔ مرحومہ کے لواحقین میں تین بیٹے، اکلوتے بھائی مکرم محمد امین صاحب باجوہ دارالرحمت وسطی ربوہ ایک ہمشیرہ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد چیمہ صاحب مرحوم درویش قادیان اور متعدد پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت منشی گلاب دین صاحب جہلمی

رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

ولادت: 1848ء

بیعت: 8 ستمبر 1892ء

وفات: 23 نومبر 1920ء

حضرت منشی گلاب دین کا مسکن رہتاس ضلع جہلم تھا۔ آپ سکول ٹیچر تھے اور بڑے اعلیٰ پایہ کے شاعر بھی۔ آپ کے والد صاحب کا نام منشی شرف الدین تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد سے ہے۔ آپ کا خاندان مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کے ساتھ وادی سون سکیسر سے ہوتا ہوا رہتاس آیا۔ آپ قبول احمدیت سے قبل شیعہ خیالات رکھتے تھے اور اپنے علاقہ کے مشہور واعظ اور ذاکر تھے۔ منشی صاحب یوم عاشور اور چہلم کے مواقع پر مجالس عزا سے خطاب کرتے تھے اور اہل تشیع میں مقبول اور ہردلعزیز تھے۔...... قبول احمدیت کے بعد آپ نے یہ تمام مصروفیات ترک کردیں اور حضرت امام مہدی آخرالزمان کے دامن سے وابستہ ہو کر احمدیت کے شیدائی بن گئے۔ آپ جب جہلم تشریف لایا کرتے تو بیت واقع نیا محلّہ میں نماز جمعہ پڑھاتے اور درس دیتے تھے۔ حضرت منشی گلاب دین صاحب نے رہتاس میں تعلیم کے لئے پہلا مڈل سکول قائم کیا۔

حضرت منشی صاحب کی ہمشیرہ رانی (زوجہ علی بخش مرحوم) نے خواب دیکھا کہ آسمان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی ہے۔ انہوں نے صبح اپنی خواب حضرت منشی صاحب کو سنائی اور صرف اتنا کہا کہ مہدی آ گیا ہے اس کو ڈھونڈو۔ چند دن بعد حضرت منشی صاحب کے شاگرد سید غلام حسین شاہ (جو جہلم محکمہ مال میں ملازم تھے) نے آپ کو حضرت اقدس کی کتاب براہین احمدیہ دی کہ اسے غور سے ملاحظہ کریں۔ اس کا مصنف کس شان کا ہے۔ جب آپ نے براہین کا مطالعہ کیا تو اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ مبارک ہو آپ کی خواب پوری ہوگئی، امام مہدی کا ظہور ہوگیا ہے۔ دوران مطالعہ جب کوئی مشکل پیش آتی تو آپ اپنے ایک دوست کے پاس جاتے جو بڑے نیک انسان تھے۔ انہوں نے حضرت منشی صاحب سے کہا کہ آپ صبر سے کام لیں کہیں جلدی میں صادق کا انکار نہ ہوجائے۔

حضرت مولانا برہان الدین جہلمی قادیان اور ہوشیار پور سے حضرت اقدس کی زیارت کے بعد لوٹے تو منشی صاحب نے کچھ اعتراض کئے۔ اس پر حضرت مولوی برہان الدین نے کہا پہلے اسے جا کر دیکھ آؤ پھر میرے ساتھ بات کرنا۔ چنانچہ منشی صاحب اور آپ کا ایک قریبی رشتہ دار ملک غلام حسین قادیان پہنچے۔ حضرت اقدس سیر سے واپس آرہے تھے تو ملاقات ہوئی۔ آپ حضرت اقدس کا نورانی چہرہ دیکھ کر واپس آگئے۔ بعد میں جب حضرت اقدس نے دعویٰ کیا تو بیعت کا خط لکھ دیا۔ آپ کی بیعت 8 ستمبر 1892ء کو حضرت اقدس مسیح موعود نے منظور فرمائی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کا نام 353 نمبر پر درج ہے۔

آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ 1892ء اور چندہ دہندگان کی فہرست میں نام درج ہے۔ کتاب البریہ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں بھی نام درج ہے۔ پیشگوئی لیکھرام کا نشان پورا ہونے کی شہادت دی جس کا ذکر تریاق القلوب میں ہے۔

23 نومبر 1920ء کو آپ کا انتقال ہوگیا۔ آپ موصی تھے اور وصیت نمبر 352 تھا۔ آپ کا جنازہ حضرت مولوی عبدالمغنی ابن حضرت مولوی برہان الدین جہلمی نے پڑھایا۔ قلعہ رہتاس کے دروازہ خواص کے باہر مزار کمال چشتی کے احاطہ میں جانب مشرق دفن کئے گئے۔ آپ کی ایک کتاب کلیات گلاب بھی ہے۔

اولاد:۔ (1) حضرت محمد حسن صاحب المعروف حسن رہتاسی صاحب ولادت 1877ء۔ بیعت 1896ء۔ وفات 1951ء۔ (2) استانی کرم بی بی صاحبہ وفات 1905ء۔ (3) رحیم بی بی صاحبہ۔ وفات 1926ء۔ ہر دو آپ کے قائم کردہ زنانہ سکولوں میں پڑھاتی رہیں۔ دونوں بیٹیوں کی بیعت 1905ء کی ہے۔ آپ کی یہ ساری اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

1954 NASIR ناصر 2010

دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

047-6211434
6212434
FAX: 6213966

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-4594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی

پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000 — گلاس شواب 10ML Rs 20/= — پلاسٹک شواب 25ML Rs 25/=

خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک

یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔

رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔

دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 0333-9797797, 047-6211399

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 0333-9797798, 047-6212399

خبریں

پاکستان دہشت گردوں پر قابو پائے پھر مذاکرات کریں گے

بھارتی وزیراعظم نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کی خاطر ان کا ملک تمام امور پر بات چیت کے لئے تیار ہے تاہم پاکستان کو اپنی سرزمین پر سرگرم دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جنوب مشرق ایشیائی خطہ وسائل سے مالا مال ہے اور ترقی کی بے پناہ صلاحیت کا حامل ہے لیکن ترقی اسی وقت ہوسکتی ہے جب امن قائم رہے۔

دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ملوث نہیں

وفاقی وزیرداخلہ نے کہا ہے کہ ملک میں ہونے والی دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ملوث نہیں، جوبھی بم دھماکے میں پکڑا گیا وہ پاکستانی ہی نکلا۔ جب اپنا گھر ہی ٹھیک نہ ہو تو بھارت سمیت کسی ملک پر الزام تراشی درست نہیں۔ غداروں کا احتساب ہونا چاہئے۔ کالعدم تنظیمیں ہتھیار پھینک کر ملکی ترقی میں کردار ادا کریں۔

مہنگی بجلی پیدا کر کے عوام کو سستی دیں گے

وفاقی وزیر پانی و بجلی نے کہا ہے کہ توانائی کے حصول کے لئے 7 سے زائد چھوٹے بڑے ڈیمز پر کام شروع کر دیا گیا ہے، بجلی کے دوسرے منصوبوں کی تکمیل تک رینٹل پاور پر بھروسہ کرنا پڑے گا، حکومت رینٹل پاور پلانٹ سے مہنگی بجلی پیدا کر کے سستی دے گی جس سے عوام کے بجلی کے بلوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

چینی کی قلت جاری ہے مختلف شہروں، اور

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد ظفر علی صاحب بہت بیمار ہیں۔ گردوں پر اثر ہے۔ اب فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ بیماری کی شدت موجود ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے بھائی کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔نومبر

طلوع فجر	5:15
طلوع آفتاب	6:41
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:08

پلاٹ برائے فروخت
جلسہ گاہ کے ساتھ سے بیوت الحمد جانے والی سڑک پر ایک عدد پلاٹ برقبہ دس مرلہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ مکرم سید شاہد احمد صاحب فون نمبر: 0334-6365887

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

تریاق بواسیر بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

البشیر اب اور بھی شاکس ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز: ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

شراکت کاروبار کا موقع
قصور میں واقع اینوائرمنٹ کنٹرول پولٹری فارم کے چلتے ہوئے کاروبار میں شراکت کیلئے خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں
محمد ادریس بھٹی: 0345-8401231

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجئے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
پروپرائٹر: حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

بڑھتی مہنگائی کا توڑ
لیما سار جرمنی کی اور یجنل پوٹینسی مدر ٹنکچر رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون: 047-6212750

KOHINOOR STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

Visit Visa
Canada, USA بیرونی ممالک
Australia, UK & Europe
جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35164619/ 0302-8411770.

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین
کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

FD-10

پاور کلر ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ 047-6214499,6213944

پاکستان الیکٹرونکس
ECO Star کمپنی کی 55" 46" 42" 40" 32" 26" 24" 22" 19" LCD/TV
کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔ LG پلازما "70 کمپنی ریٹ پر دستیاب ہے۔ فریج فریزر، واشنگ مشین،
مائیکرو ویو اوون نیز گیزر، اور انسٹنٹ گیزر 6 لیٹر، 8 لیٹر اور 10 لیٹر میں نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (PEL: سابقہ جنرل سیلز منیجر)
042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد خوشبو چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار | لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524